جبراً جلاوطن کر دیا۔ لیکن "مسلمان اور ان کی روح جہاد کا علاج کس کے پاس ہے"۔ (دیباچہ از خرم مراد، ص ۱۵)

محمد الیاس انصاری نے بڑی محنت اور کاوش سے شیشان کے ماضی اور حال کا منظرنامہ پیش کیا ہے۔ اہل شیشان کے خلاف روس کی سازشیں، غداروں کی پشت پناہی، اقتصادی ناکہ بندی، جھوٹا پراپیگنڈا، پھر براہ راست فوج کشی، انسانی حقوق اور اخلاقی اصولوں کی پامالی، دوسری طرف مجاہدین کی جہادی سرگرمیاں اور مزاحمتی حکمت عملی، اسی طرح مغربی طاقتوں کے مگرمچھ کے آنسو اور دیگر متعلقہ اور ضروری تفصیل۔ مصنف کا خیال ہے کہ اگر روس چیچنیا پر مکمل قبضہ کر بھی لے تو اسے برقرار رکھنا نہایت مشکل ہوگا کیونکہ روح جہاد کو سلب کرنا کسی کے لیے ممکن نہیں۔

اس مسئلے کا ایک نہایت تکلیف دہ پہلو یہ ہے کہ چیچنیا پر روسی حملے اور جارحیت کو ماسکو میں پاکستانی سفیر نے روس کا "اندرونی معاملہ" قرار دیا ہے۔ دیگر اسلامی ممالک نے بھی مایوس کن رویہ اختیار کیا۔ ایسا نہ ہوتا تو اہل کفر کے ہاتھوں کشمیر، بوسنیا اور چیچن کے عوام گاجر مولی کی طرح کیوں کٹ رہے ہوتے۔ بہرحال اپنے موضوع پر اردو میں یہ پہلی کتاب ہے، مختصر مگر جامع۔ تجزیاتی پہلو پر قدرے زیادہ توجہ دی جاتی تو بہتر تھا (ر - ہ)

قومی تعلیمی پالیسی، ۱۹۹۲ تا ۲۰۰۲، ایک جائزہ۔ مرتب: سلیم منصور خالد۔ ناشر: انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز، مرکز ایف سیون، اسلام آباد۔ صفحات: ۲۲۴۔ قیمت: ۱۵۰ روپے۔

پاکستان میں اول روز سے قومی سطح پر مسئلہ تعلیم سے جس بے نیازی اور اغماض کی پالیسی پر عمل کیا جا رہا ہے وہ ہماری زبوں حالی کی ایک بہت بڑی وجہ ہے اگرچہ اس میں ہمارے ارباب اقتدار کی "غیر ذمہ دارانہ روش" کو اس صورت حال میں بنیادی دخل ہے تاہم اس اجتماعی کوتاہی اور ملی گناہ میں معاشرے کے بہت سے دوسرے طبقے بھی کسی نہ کسی درجے میں شریک ہیں (اقبال کے بقول فطرت کبھی کرتی نہیں ملت کے گناہوں کو معاف——!

زیر نظر کتاب میں قومی تعلیمی پالیسی (۱۹۹۲ تا ۲۰۰۲) کا نہایت تفصیل اور گہرائی کے ساتھ جائزہ لیا گیا ہے۔ خامیوں اور کمزوریوں کی نشاندہی کے ساتھ اصلاح احوال کے لیے تجاویز بھی دی گئی ہیں۔ انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز اس کاوش کے لیے مبارک باد کا مستحق ہے کہ اس نے ماہرین تعلیم اور دانش وروں کو جمع کرنے کا اہتمام کیا (تعلیمی مذاکرہ، ۱۰-۱۱ اپریل ۱۹۹۳)۔ ان کی ساری گفتگو اور مقالات کو کتابی شکل میں مرتب کر دیا۔ کتاب کے مطالعے سے مندرجہ ذیل نکات نمایاں طور پر سامنے